16. یہ کام کون کرے گا؟

4512CH16

کیا آپ نے اپنے آس پاس ایسے مناظر دیکھے ہیں؟

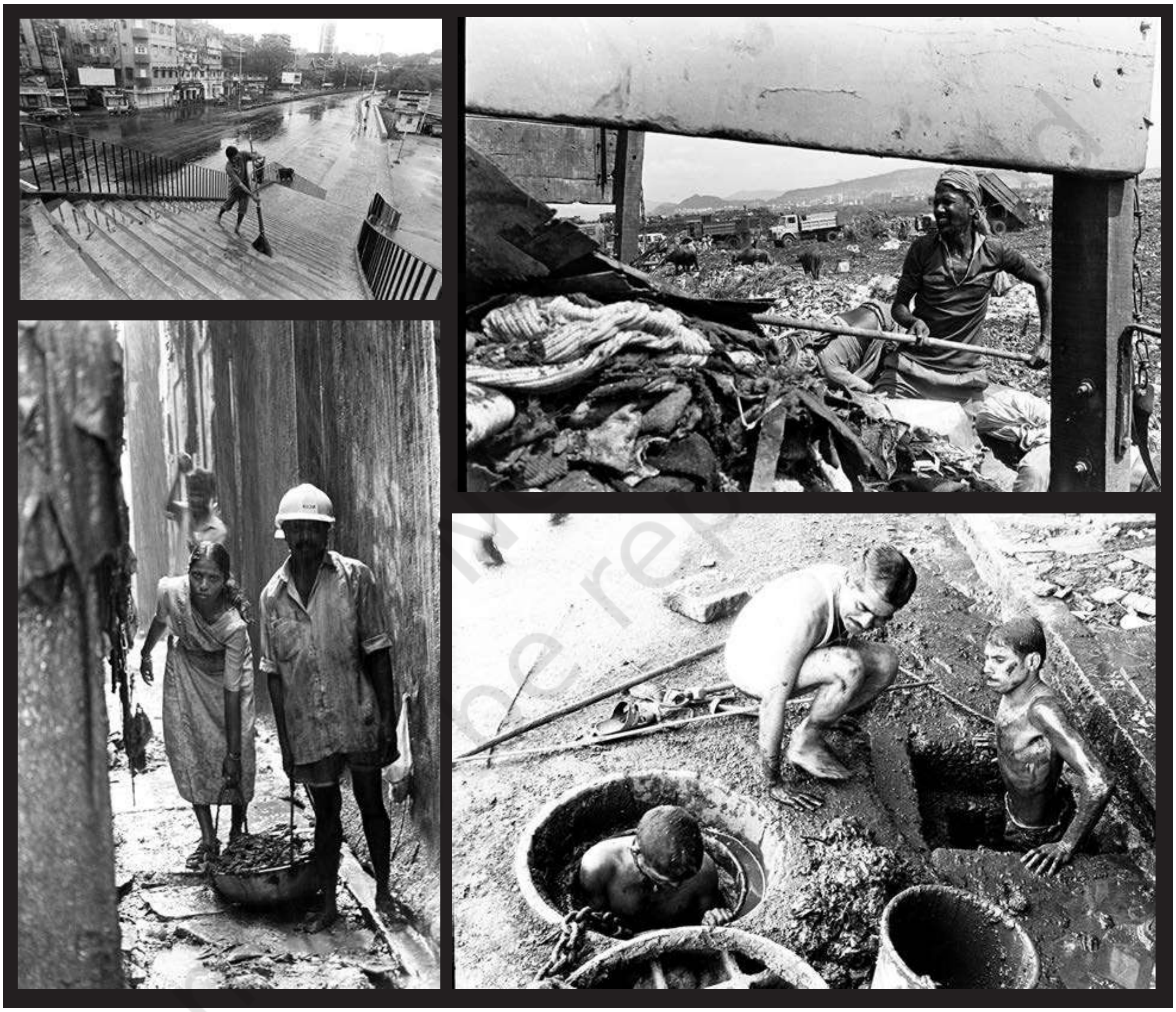

کیا کبھی آپ نے سوچا ہے کہ یہ کام کرنا لوگوں کو کیسا لگتا ہوگا؟

لوگوں کو اس طرح کے کام کرنے کی ضرورت کیوں پڑتی ہے؟

ہمارے دوستوں نے صفائی کا کام کرنے والے کچھ ملازمین سے بات چیت کی — یہاں اس گفتگو کا ایک حصہ پیش ہے۔

سوال۔ آپ کب سے یہ کام کر رہی ہیں؟

جواب۔ تقریباً بیس سال سے۔ جب سے میں نے اپنی تعلیم مکمل کی۔

سوال۔ آپ نے آگے پڑھائی کیوں نہیں کی؟ کوئی اور کام مل سکتا تھا؟

جواب۔ پڑھنے کے لیے پیسوں کی ضرورت پڑتی ہے اور پھر پڑھنے کے بعد بھی تو ہمارے کئی لوگ اس طرح کے کام کر رہے ہیں۔

سوال۔ مطلب؟

جواب۔ ہمارے دادا کے وقت سے یا اس سے بھی پہلے سے ہماری قوم کے زیادہ تر لوگ یہی کام کرتے رہے ہیں۔ ڈگری حاصل کرنے کے بعد بھی کسی اور قسم کا کام نہیں ملتا ہے۔ اس لیے انھیں یہ کام کرنا پڑتا ہے۔

سوال۔ ایسا کیوں؟

جواب۔ ایسا ہی ہے۔ پورے شہر میں وہ تمام لوگ جو اس طرح کا کام کرتے ہیں ہماری ہی قوم کے ہیں۔ ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔

استالن کے ۔ کی دستاویزی فلم انڈیا ان ٹچڈ سے ماخوذ

لکھیے

ان لوگوں سے گفتگو کیجیے جو آپ کے گھر اور اسکول کے آس پاس صفائی کا کام کرتے ہیں۔

- وہ کب سے یہ کام کر رہے ہیں؟
- انھوں نے کتنا پڑھا ہے؟
- کیا انھوں نے کوئی دوسرا کام تلاش کرنے کی کوشش کی؟
- کیا ان کے خاندان کے بڑے بھی یہی کام کرتے تھے؟
- انھیں اس کام کو کرنے میں کس طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

اساتذہ کے لیے نوٹ : اس سے پہلے کہ بچے صفائی کرنے والے ملازمین سے بات کریں۔ کلاس میں ایسے سوالات تیار کیے جائیں جنھیں پوچھا جا سکے۔ بچوں کے اندر یہ احساس پیدا کیجیے کہ وہ باوقار انداز میں ان سے گفتگو کریں۔

© NCERT not to be republished

2019-20

• اس تصویر میں کون سے مختلف کام کیے جا رہے ہیں؟ پانچ کاموں کے نام لکھیے۔

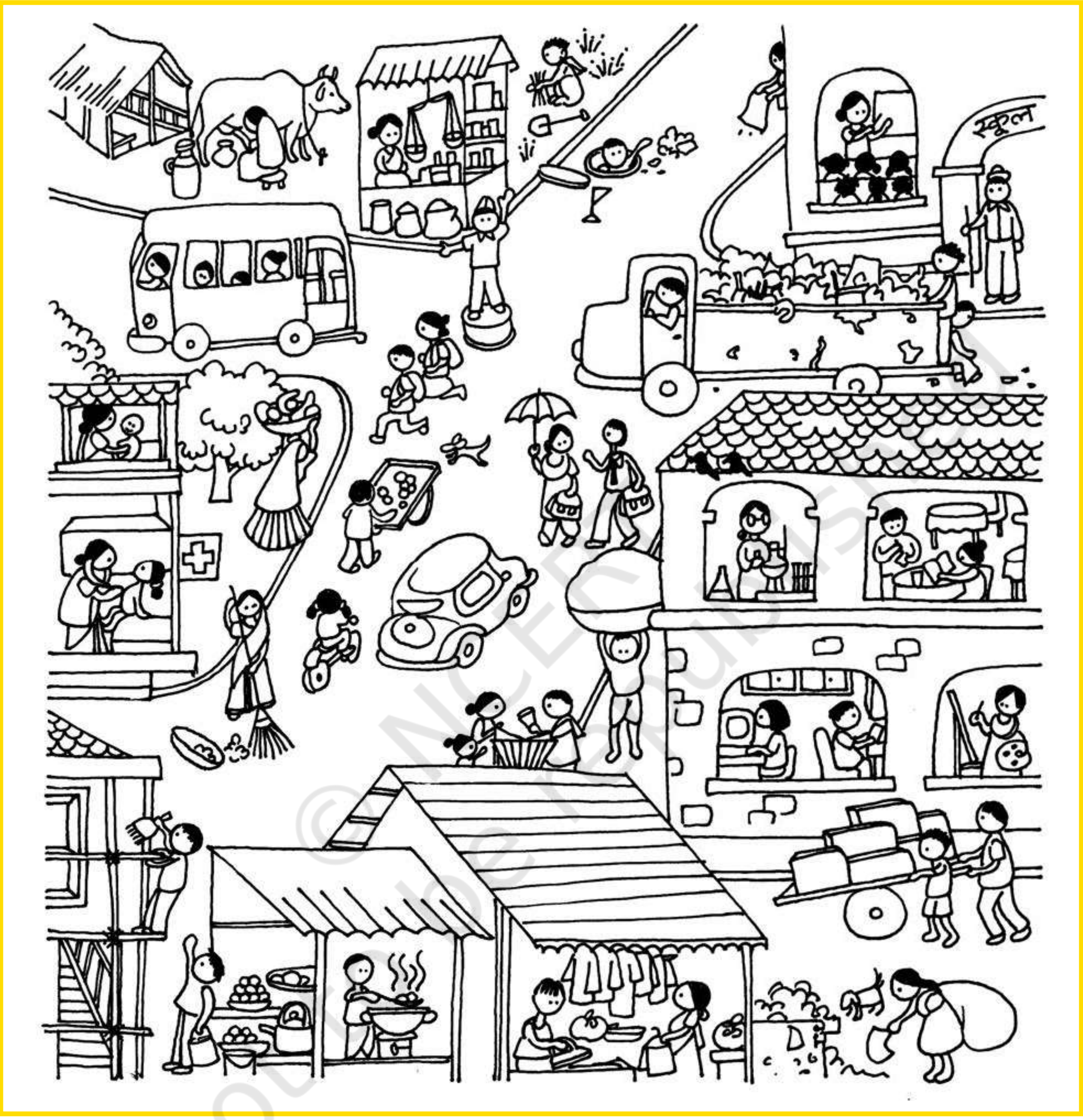

• اگر آپ سے اس تصویر میں دکھائے گئے پانچ کاموں کو کرنے کے لیے کہا جائے تو آپ ان میں سے کن کاموں کا انتخاب کریں گے؟

• ان میں سے کون سے پانچ کام ہیں جنھیں آپ کرنا نہیں پسند کریں گے؟ کیوں؟

بحث کیجیے

- لوگ کس طرح کے کام نہیں کرنا چاہتے؟ کیوں؟
- پھر اس قسم کے کام کون کرتا ہے؟ یہ لوگ اس طرح کے کاموں کو کیوں کرتے ہیں جب کہ دوسرے انھیں کرنا نہیں چاہتے؟

تصور کیجیے

- اگر کوئی بھی ان کاموں کو نہیں کرتا تو کیا ہوتا؟ اگر ایک ہفتہ تک آپ کے اسکول یا گھر کے آس پاس پھیلے ہوئے کوڑے کو کوئی بھی صاف نہ کرے تو کیا ہوگا؟

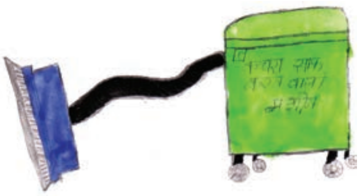

کچھ ایسے طریقے سوچیے (مشینیں یا دوسری چیزیں) جن کو اپنا کر لوگوں کو وہ کام نہ کرنا پڑے جو وہ نہیں کرنا چاہتے۔ جو طریقے آپ نے سوچے ہیں ان کی تصویر بنا کر دکھایئے۔

(یہ تصویریں بھی بچوں نے بنائی ھیں)

کیا کبھی ان حالات کو بدلنے کی کوشش کسی نے کی ہے؟ ہاں، بہت سے لوگوں نے کی ہے۔ لوگ آج بھی کوشش کرتے ہیں لیکن اسے بدلنا آسان نہیں ہے۔ ایسے ہی لوگوں میں ایک شخص تھے گاندھی جی۔ گاندھی جی کے ایک دوست مہادیو بھائی ڈیسائی تھے۔ مہادیو بھائی کا بیٹا نارائن جب چھوٹا تھا تو گاندھی جی کے پاس رہتا تھا۔ یہ قصہ نارائن کی کتاب سے لیا گیا ہے۔

اساتذہ کے لیے نوٹ : ایسے لوگوں کے بارے میں بحث کی جاسکتی ہے جو قوم میں تبدیلی لانے کے کام میں شامل ہیں۔ بیداری پیدا کرنے کے لیے کلاس میں چھوا چھوت کی خبروں کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

© NCERT not to be republished

2019-20

پرانی یادیں

نارائن (بابلا) جب گیارہ سال کے تھے تو گجرات کے سابرمتی آشرم میں انھیں الگ الگ کام کرنے پڑتے تھے۔ ان میں سے ایک کام آنے والے مہمانوں کو بیت الخلا کی صفائی کا کام سکھانا تھا۔ اس وقت کے بیت الخلا آج کے زمانے سے مختلف تھے۔ ان میں سوراخ ہوتے تھے جن کے نیچے بالٹیاں رکھی ہوتی تھیں۔ لوگ سوراخوں کے اوپر بیٹھتے تھے اور بعد میں ان بالٹیوں کو اٹھا کر لے جایا جاتا تھا اور فضلے کو پھینکا جاتا تھا۔

یہ کام سماج کا ایک خاص طبقہ کرتا تھا لیکن گاندھی جی کے آشرم میں ہر شخص کو خود بالٹی کو اٹھا کر کھاد کے گڑھوں تک لے جانا ہوتا تھا اور ان گڑھوں میں خالی کرنا ہوتا تھا۔ اس کام سے کسی شخص کو بھی چھوٹ نہیں تھی۔ حتیٰ کہ مہمانوں کو بھی یہ کام کرنا پڑتا تھا۔ نارائن بھائی کو یاد ہے کہ کس طرح لوگ اس کام سے بچنے کی کوشش کرتے تھے۔

کچھ عرصے کے بعد گاندھی جی مہاراشٹر میں واردھا کے پاس ایک گاؤں میں چلے گئے۔ گاندھی جی، مہادیو بھائی اور دوسروں نے گاؤں میں بیت الخلا صاف کرنے شروع کیے اور کئی مہینوں تک یہ کام کرتے رہے، ایک صبح بیت الخلا سے آتے ہوئے ایک شخص نے مہادیو بھائی کو دیکھا۔ اس نے کہا ''وہاں بہت گندگی ہے جاؤ اور اسے صاف کرو''۔ جب بابلا نے یہ دیکھا تو اسے بہت غصہ آیا۔ اس نے سوچا کہ گاؤں والے یہ سمجھتے ہیں یہ ان کا اپنا کام نہیں ہے۔ یہ گاندھی جی اور ان کے ساتھیوں کا ہے۔ انھوں نے گاندھی جی سے پوچھا کہ ''ایسا کیوں ہے؟'' گاندھی جی نے جواب دیا کہ ''چھوا چھوت بہت سنگین مسئلہ ہے۔ اسے بدلنے کے لیے سخت جدوجہد کی ضرورت ہے۔''

نارائن کو یہ معلوم تھا کہ جو لوگ یہ کام کرتے ہیں ان کو اچھوت سمجھا جاتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ''جب گاؤں کے لوگ خود اپنی سوچ نہیں بدلتے تو کیا فائدہ ہے؟ یہ لوگ اس بات کے عادی ہو چکے ہیں کہ کوئی دوسرا ان کا کام کرے۔''

گاندھی جی نے جواب دیا ''کیوں کیا تم یہ نہیں سوچتے کہ وہ لوگ جو صفائی کرتے ہیں ان کو بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ وہ بھی ایک سبق سیکھتے ہیں۔ کسی چیز کو سیکھنا ایک نئی جسارت حاصل کرتا ہے بھلے ہی وہ صفائی کا کام ہو''۔

چھوٹا نارائن مطمئن نہیں تھا۔ اس نے دوبارہ بحث کی۔ ''جو لوگ کسی جگہ کو گندا کرتے ہیں اور اس کو صاف نہیں کرتے انھیں بھی سبق سیکھنا چاہیے۔'' گاندھی جی اور نارائن اس کے بارے میں اپنی اپنی دلائل دیتے رہے۔ لیکن بڑے ہو کر نارائن نے ہمیشہ گاندھی جی کا دکھایا ہوا راستہ اپنایا۔

نارائن بھائی ڈیسائی کی گجراتی زبان میں کتاب ''سنت چرن رج سویتاسھج'' سے ماخوذ

© NCERT not to be published

بتائیے

- گاندھی جی اور ان کی ٹیم نے صفائی کا کام کیوں شروع کیا ہوگا؟ آپ اس کے بارے میں کیا سوچتے ہیں؟
- کیا آپ اپنے علاقے کے ایسے لوگوں کے بارے میں جانتے ہیں جو ان مشکلات کو حل کرنے میں دوسروں کی مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟ پتہ لگائیے۔
- گاندھی جی کے آشرم میں مہمانوں کو بھی یہ کام سیکھنا پڑتا تھا۔ اگر آپ ان مہمانوں میں سے ایک ہوتے تو آپ کیا کرتے؟

- آپ کے گھر میں بیت الخلا کے کیا کیا انتظامات ہیں؟ بیت الخلا کہاں ہے؟ گھر کے اندر یا باہر؟ بیت الخلا کو کون صاف کرتا ہے؟
- جو آدمی بیت الخلا سے باہر آرہا تھا اس نے مہادیو کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اس نے ایسا کیوں کیا؟
- عام طور پر لوگ ان لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں جو بیت الخلا اور نالیوں کو صاف کرتے ہیں؟ لکھیے۔

ایک بچپن کی کہانی

یہ کہانی تقریباً سو سال پرانی ہے۔ سات سال کا بھیم اپنی چھٹی گذارنے اپنے والد کے ساتھ مہاراشٹر کے گورے گاؤں گیا۔ اس نے دیکھا کہ ایک نائی ایک امیر کسان کی بھینس کی کھال پر اگے لمبے لمبے بال صاف کر رہا ہے۔ اس نے اپنے لمبے بالوں کے بارے میں بھی سوچا۔ وہ نائی کے پاس گیا اور اس سے بال کاٹنے کے لیے کہا۔ نائی نے جواب دیا ''اگر میں تمہارے بال کاٹتا ہوں تو میں اور میرا استرا دونوں گندے ہو جائیں گے۔'' ارے، کیا انسان کے بال کاٹنا بھینس کی کھال صاف کرنے سے زیادہ گندا کام ہے۔ چھوٹے بھیم کو تعجب ہوا۔ بعد میں اسی چھوٹے بھیم نے بھیم راؤ بابا صاحب امبیڈکر کے نام سے شہرت پائی۔ وہ پوری دنیا میں مشہور ہوئے۔ بابا صاحب نے اپنے ہی جیسے لوگوں پر ہونے والی ناانصافی کے خلاف لڑائی لڑی۔ ہندوستان کی آزادی کے بعد اپنی رہنمائی میں ہندوستان کا دستور تیار کیا۔

نارائن اور بابا صاحب کے بچپن کی بات اب کئی سال پرانی ہے۔ کیا آج حالات بدل گئے ہیں؟

اسکول میں ایک بات چیت – آج کی سچائی

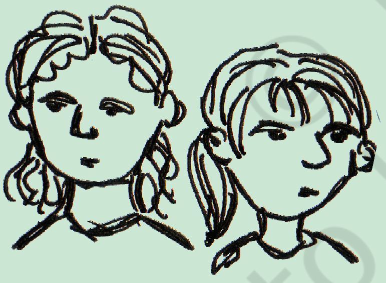

ہیتل : میں ہیتل ہوں اور یہ مینا ہے۔ ہم دونوں تیسری جماعت میں پڑھتے ہیں۔

سوال : تم سب اسکول میں پڑھنے کے علاوہ کیا کیا کرتے ہو؟

مینا : ہم زمین کو صاف کرتے ہیں۔

سوال : کیا سب بچے صاف کرتے ہیں؟

ہیتل : نہیں، بالکل نہیں۔

مینا : ہم کو بیت الخلاء بھی صاف کرنے پڑتے ہیں۔ سب کو دن بانٹ دیے گئے ہیں۔ میں سوموار کو کرتی ہوں، یہ منگل کو، یہ بدھ کو ایسے۔ ہماری قوم کے سب بچے یہ کام کرتے ہیں۔.......

ہیتل : ہم کو پانی کی بیس بالٹیاں لے جانی پڑتی ہیں۔ جھاڑو بھی لگانی پڑتی ہے۔

سوال : صرف تم ہی کیوں؟ اور سب بچے کیوں نہیں؟

ہیتل : صرف ہم کو ہی کرنا پڑتا ہے۔ نہیں کرتے تو پٹائی ہوتی ہے۔

اسٹالن کے۔ کی دستاویزی فلم انڈیا ان ٹچڈ سے ماخوذ

بتائیے

- آپ کے اسکول میں صفائی کون کرتا ہے؟ اسے کیا کیا صاف کرنا پڑتا ہے؟
- کیا آپ جیسے سب بچے اس میں مدد کرتے ہیں۔ اگر ہاں تو کس طرح؟
- اگر مدد نہیں کرتے تو کیوں نہیں؟
- کیا تمام بچے ہر طرح کے کام کرتے ہیں؟
- کیا انھیں کام کرنے کے لیے کبھی کلاس کی پڑھائی چھوڑنا پڑتی ہے؟
- کیا لڑکے اور لڑکیاں ایک ہی طرح کے کام کرتے ہیں؟
- گھر پر آپ کس طرح کے کام کرتے ہیں؟
- کیا لڑکوں، لڑکیوں، مردوں اور عورتوں کے کام یکساں ہیں؟
- کیا آپ اس میں کسی طرح کی تبدیلی لانا چاہیں گے؟ کس طرح کی؟

بحث کیجیے

- کیا لوگ مختلف قسم کے کاموں کو ایک طرح سے دیکھتے ہیں؟ اگر نہیں تو ایسا کیوں ہے؟ تبدیلی لانا کیوں اہم ہے؟
- گاندھی جی کا ایک مشہور بھجن یہاں دیا گیا۔ یہ بھجن گجراتی میں ہے۔ اپنے بڑوں کی مدد سے ان لائنوں کے مطلب کو سمجھنے کی کوشش کیجیے۔ ان لائنوں کے بارے میں سوچیے:

वैष्णव जन तो तेणे कहिए जे पीड़ पराई जाणे रे,
पर दु:खे अपमान सहे जे मन अभिमान ना आणे रे

ہم نے کیا سیکھا

- گاندھی جی کہا کرتے تھے کہ ہر شخص کو ہر طرح کا کام کرنا چاہیے۔ اس بارے میں آپ کیا سوچتے ہیں؟ اگر ایسا ہو تو کیا کیا تبدیلیاں آئیں گی؟ کیا آپ کے گھر میں بھی کچھ تبدیلیاں آئیں گی؟

© NCERT not to be republished

2019-20